376

نوحہ

کس کو دوں میں لوری ، کس کو دوں میں لوری
غمزدہ ماں کا تھا نوحہ کس کو دوں میں لوری

کچھ نظر آتا نہیں مجھ کو اندھیروں کے سوا
خون میں ڈوب گیا چاند میرے آنگن کا
دل لہو روتا ہے میرا کس کو دوں میں لوری

حسرت و یاس سے بولی یہ تڑپ کر مادر
لوری دیتی تھی جسے سو گیا بن میں جا کر
کھو گیا لعل ہی میرا کس کو دوں میں لوری

بن میں جھولے کے تڑپنے کی صدا آنے لگی
آسماں کانپ اُٹھا اور زمیں تھرانے لگی
جب کیا ماں نے یہ نوحہ کس کو دوں میں لوری

لوری سننی ہے اشاروں سے یہ بتلاتا تھا
شام ہوتے ہی میری گود میں آجاتا تھا
ہوگیا اب تو اندھیرا کس کو دوں میں لوری

اے میرے لعل کلیجے سے لگاؤں کس کو
میں کسے پیار کروں جھولا جھلاؤں کس کو
جھولا ویران ہے تیرا کس کو دوں میں لوری

ڈھونڈتی پھرتی ہوں روتی ہوں بلاتی ہوں تجھے
چین اِک پل نہیں آتا ہے بچھڑ کر تجھ سے
اب بھلا کون ہے میرا کس کو دوں میں لوری

ماں سے بیٹے کی محبت کوئی آکر دیکھے
لاش اصغرؑ کی تڑپنے لگی بیتابی سے
ماں نے جب رو کے پکارا کس کو دوں میں لوری

کون سا پھول ہے گلشن میں میرے تیرے سوا
کون سا لعل ہے دامن میں میرے تیرے سوا
تو ہی بتلا میرے بیٹا کس کو دوں میں لوری

رہ گیا دشتِ بیابان میں ہائے اصغرؑ
ماں کلیجے سے لگائے ہوئے جھولا گوہرؔ
یہ ہی کرتی رہی نوحہ کس کو دوں میں لوری